دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية
2564586 — 2560300-2560400 www.jamiabinoria.net darulifta@gmail.com

Name :> shahzad
Address :> hydeabad pakistan
Subject :> HARAM-HALAL
Writer :>

Serial No :> 8110
Fatwa No :>
Date :> 4/3/2010
Email :>

I wanted to ask from you about gmi is the money earned from gmi halal or haram

سوال: کیا G.M.I سے حاصل شدہ آمدنی حلال ہے یا حرام —؟

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں تحریر کردہ G.M.I کمپنی اور اسی طرح اس نوعیت کا کاروبار کرنے والی بہت سی ایسی کمپنیاں آج کل وجود میں آئی ہیں جو کم قیمت کی چیز مہنگے دام فروخت کرتی ہیں اور ساتھ ساتھ آگے ممبر بناکر اس پر کمیشن دینے کی پیشکش کرتی ہیں، لوگ کمیشن کے لالچ میں آکر کم قیمت کی چیز مہنگے داموں میں خرید لیتے ہیں جو شرعاً قمار یعنی جوئے ہی کی ایک شکل ہے۔ چنانچہ "گولڈ مائن انٹرنیشنل کمپنی" کی مصنوعات اگر عام بازاری قیمت سے زیادہ پر فروخت کی جاتی ہیں تو یہ کاروبار بھی ناجائز ہے۔ اور اس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کمپنی کی مصنوعات مارکیٹ میں ہیں تو اس چیز کو عام مارکیٹ میں فروخت کرتے ہوئے لوگ جس قیمت پر خریدنے کیلئے تیار ہوں وہ اس کی بازاری قیمت ہے، اب اگر کمپنی کی قیمت پر لوگ خریدنے کیلئے تیار ہیں تو اس کی قیمت بازاری قیمت کے برابر ہے۔ اور اگر لوگ اس قیمت پر خریدنے کیلئے تیار نہیں ہیں تو یہ علامت ہے کہ اسکی قیمت بازاری قیمت سے زیادہ ہے اور زیادہ قیمت داؤ پر لگی ہوئی ہے کہ اگر یہ شخص ممبر بنانے میں کامیاب ہوگیا تو ٹھیک ہے اور اگر ممبر بنانے میں کامیاب نہ ہوسکا تو اس صورت میں اس کی رقم ڈوب جائے گی۔ لیکن اگر کمپنی کی مصنوعات کی قیمتیں عام بازاری قیمت کے برابر ہوں یا بہت معمولی فرق ہو تو بھی اس کمپنی کے طریقۂ کار میں درج ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

(۱)...... یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ کمپنی کا اصل مقصد کمپنی کی مصنوعات کو فروخت کرنا ہی ہوتا ہے، محض حیلہ ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ اگر کوئی شخص بغیر ممبر بنے اس کمپنی کی مصنوعات کو خریدنا چاہے اور اس زنجیر میں شامل نہ ہو تو کمپنی اس کو یہ مصنوعات فروخت نہیں کرتی۔

(۲)...... کسی شخص کا کمپنی کے طریقہ کار میں کمیشن کا حقدار بننے کیلئے دونوں طرف ممبر بنانا شرط ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص ایک طرف ممبر بنائے اور دوسری طرف نہ بنائے یا مطلوبہ تعداد سے کم بنائے تو اس کی محنت کا صلہ نہیں ملتا، شرعی اعتبار سے یہ...

(جاری ہے——)

شرط لگانا جائز نہیں کیونکہ اسمیں ایک تو کسی شخص کی محنت بے کار ہو جاتی ہے اور اس کا صلہ اس کو کچھ نہیں ملتا۔ دوسرا یہ کہ اس صورت میں اس کو ملنے والا کمیشن وجود وعدم کے درمیان معلّق ہے گویا کہ اس طرح معاملہ ہوا کہ اگر دونوں طرف ممبر بنائے تو کمیشن ملے گا اور اگر اس سے کم بنائے تو کچھ بھی کمیشن نہیں ملے گا، اور شرعًا یہ درست نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ ہوتا کہ ایک طرف ممبر بنانے پر کمیشن کم ملے گا اور مطلوبہ تعداد کے موافق بنانے پر مکمل کمیشن ملے گا تو اس کی شرعًا گنجائش ہے۔ لہذا اس موجودہ طریقہ کار میں جو خرابیاں ہیں ان کے ساتھ اس کاروبار میں شرکت کرنا جائز نہیں، اس سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ جو لوگ اس طریقۂ کار کے مطابق اس کاروبار میں شامل ہیں ان کو چاہیئے کہ اس کاروبار کو چھوڑ دیں اور جو غلطی ہوئی اس پر توبہ واستغفار کریں اور اس کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی کو استعمال کرنے سے اجتناب کریں۔

قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یٰایہا الذین
اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام
رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔
(سورۃ المائدۃ، آیۃ ۹۰)۔
وفی الشامیۃ: القمار من القمر الذی
یزداد تارۃ وینقص أخرى، وسمی القمار
قمارًا لأن کل واحد من المقامرین ممن یجوز
أن یذهب ماله الى صاحبه ویجوز
أن یستفید مال صاحبه وهو حرام۔
بالنص اھ (ج ۶، ص ۴۰۳) — واللہ تعالیٰ اعلم

فہیم الدین عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
یکم رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ
۷ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
عبد الشکور [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۷ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

رئیس
۸۱۱۰
۲۶۱۰